

## 73412- جن کا انسان کو خبیط کرنا اور اس پر مرتب ہونے والے احکام

### سوال

کیا جن کا انسان کو چھٹنا ممکن ہے، اور اگر ایسا ممکن ہے تو روز قیامت وہ اس حالت میں اپنے اعمال کا ذمہ دار کیسے بنے گا؟

### پسندیدہ جواب

#### اول :

جی ہاں جن کا انسان کو لکھنا اور چھٹنا ممکن ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے :  
[جو لوگ سو دخوری کرتے ہیں وہ کہڑے نہ ہونگے مگر اس طرح جس طرح وہ کہڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبیط بنادے]۔ البقرۃ (275).

مزید آپ سوال نمبر (11447) اور (42073) اور (39214) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کستے میں :

"اہل سنت و اجماعت کے آئمہ کرام کا اتفاق ہے کہ جن انسان کے جسم میں داخل ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :  
[جو لوگ سو دخوری کرتے ہیں وہ کہڑے نہ ہونگے مگر اس طرح جس طرح وہ کہڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبیط بنادے]۔ البقرۃ (275).

اور صحیح بخاری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"یقیناً شیطان ابن آدم میں اس طرح سرایت کر جاتا ہے جس طرح خون سرایت کرتا ہے" انسنی  
دیکھیں : مجموع الفتاوی (24/276-277).

#### دوم :

جن کا لکھا ایک قسم کی بیماری ہے، اگر انسان اس بیماری کی موجودگی میں اپنے ہوش و حواس قائم رکھتا ہو، اور وہ عاقل ہو اور اس سے اختیار بھی حاصل ہو تو پھر اس حالت میں وہ اپنے اقوال و افعال کا ذمہ دار ہے اس کا م Waxah ہو گا۔

لیکن اگر یہ مرض اس پر غلبہ کر لے یعنی اس کے ہوش و حواس قائم نہ ہوں، اور نہ اسے کوئی اختیار ہو تو وہ جنون اور پاگل کی طرح ہے اور وہ مکف نہیں، اسی لیے لغت عرب میں اس کا اطلاق جنون پر ہوتا ہے۔

دیکھیں : لسان العرب (6/217).

لیکن اگر اس مرض کی حالت میں کسی دوسرے پر زیادتی کرے اور اس کا مال تلف و ضائع کر دے تو اس مال کی ادائیگی کا ضامن ہو گا۔

دیکھیں: زاد المعاو (4/66-71).

الموسوعة الفقهية میں درج ہے :

"فَخَاءَ كَرَامَ كَا اِتْقَاقَ ہے کہ جنون اور پاگل پن بے ہوشی اور نیند کی طرح ہے، بلکہ اختیار ختم ہونے اور بے ہوش کی عبارات کے باطل ہونے میں ان دونوں سے زیادہ شدید ہے، اور سوئے ہونے کے قولی تصرفات مثلاً طلاق اور اسلام، اور ارتداد، اور خرید و فروخت وغیرہ دوسرے قولی تصرفات میں، اس لیے جنون کے ساتھ ان کا باطل ہونا زیادہ اولی ہے۔

کیونکہ مجنون کی عقل اور تمیز اور اہلیت نہیں ہے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے استدلال کیا ہے :

"تین قسم کے افراد سے قلم اٹھالی گئی ہے: سوئے شخص سے حتیٰ کہ وہ بیدار ہو جائے، اور بچے سے حتیٰ کہ وہ بانی ہو جائے اور مجنون سے حتیٰ کہ وہ ہوش میں آجائے"

اسے اہل سنن نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

اور ہر وہ قولی تصرف جس میں ضرر پایا جائے وہ اسی طرح ہے "انتہی

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (16/106).

اور ایک دوسرے مقام پر درج ہے :

"اور ہا مسئلہ حقوق العباد مثلاً ضمان وغیرہ کا تو یہ ساقط نہیں ہو گئے؛ کیونکہ یہ اس کے لیے تکلیف نہیں، بلکہ یہ اس کے ولی کے ذمہ ہیں، کہ وہ مجنون کے مالی حقوق کی ادائیگی مجنون کے مال سے کرے، اس لیے اگر اس سے جرائم واقع ہوں تو اس سے مالی لیے جائیگے بدفنی نہیں، اور اگر وہ کسی انسان کا مال تلف و ضائع کر دیتا ہے اور وہ مجنون تھا تو اس پر اس کی ضمان ہو گی، اور اگر وہ جنون کی حالت میں کسی شخص کو قتل کر دیتا ہے تو قتل کی دیت واجب ہو گی" انتہی

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (16/107).

واللہ اعلم۔